Allama Iqbal Open University AIOU B.A / AD Solved Assignment NO 4 Autumn 2025 Code 437 Islamiyat (E)

www.studyvillas.com

سوال نمبر *1*: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر تفصیلی مضمون

تعارف

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اسلام کے ابتدائی دور کے نمایاں صحابی اور خلافت راشدہ کے بعد کی عباسی تاریخ کے اہم شخصیت میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے **خلافت کے بعد** *661*ء سے *680*ء تک اسلامی سلطنت پر حکومت کی، اور اس دوران نہ صرف سیاسی اور انتظامی میدان میں نمایاں تبدیلیاں آئیں بلکہ اقتصادی، فوجی، ثقافتی اور سماجی شعبوں میں بھی

انقلاب برپا ہوا۔ امیر معاویہ کا دور خلافت، عدل و انصاف، انتظامی اصلاحات اور سرحدی علاقوں کی مضبوطی کے لیے تاریخی اعتبار سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس مضمون میں ہم تفصیل سے امیر معاویہ کے دور میں رونما ہونے والی مختلف تبدیلیوں اور ان کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

---

1. سیاسی اور انتظامی تبدیلیاں

1.1 حکومت کا مرکزی نظام

- امیر معاویہ نے **دفتری اور انتظامی اصلاحات** متعارف کروائیں تاکہ سلطنت کے مختلف علاقوں میں نظم و ضبط قائم ہو۔
- انہوں نے **مرکزی حکومت کو مضبوط** کیا اور صوبائی گورنروں کی تعیناتی کے معیار کو سخت کیا تاکہ بدعنوانی اور نااہلی کم ہو۔
- معاویہ نے **وفاقی مرکز دمشق** کو دارالحکومت بنایا، جس سے شام اور دیگر مشرقی علاقوں میں مرکزی حکومت کی طاقت میں اضافہ ہوا۔

1.2 گورنری کا نظام

www.studyvillas.com

- مختلف صوبوں میں گورنروں کو تعینات کیا گیا جن کی ذمہ داری مقامی امن و امان، ٹیکس وصولی، فوج کی نگرانی اور عوامی خدمات کی نگرانی تھی۔
- گورنروں کو سالانہ رپورٹیں پیش کرنے کی ہدایت دی گئی تاکہ مرکزی حکومت ہر علاقے کی صورتحال سے آگاہ رہ سکے۔

1.3 سیاست میں مراعات و تحفّظات

- امیر معاویہ نے **اسلامی اصولوں کے مطابق عدل و انصاف** قائم کیا۔
- سیاسی مخالفین کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا اور ممکن حد تک امن و امان قائم رکھا، جس سے سلطنت میں **استحکام اور یکجہتی** پیدا ہوئی۔

---

2. فوجی اور دفاعی تبدیلیاں

2.1 فوجی تنظیم اور تربیت

- امیر معاویہ نے فوج کو منظم کیا اور مختلف صوبوں میں **مضبوط فوجی چوکیوں** کا قیام کیا۔

www.studyvillas.com

- عسکری تربیت پر زور دیا اور فوجی پیشہ ورانہ اصولوں کے مطابق تربیت یافتہ ہوئے، تاکہ سرحدی دفاع مستحکم ہو۔

2.2 بحری طاقت کی ترقی

- شام کے ساحلی علاقوں میں **بحریہ کی مضبوطی** کے لیے کشتیوں اور جہازوں کی تیاری کی گئی۔
- اس اقدام کے ذریعے سمندری راستوں کی حفاظت اور دشمن کی آمدورفت پر کنٹرول ممکن ہوا۔
- امیر معاویہ نے **بحری حملوں سے دفاعی نظام** مضبوط کیا، جس سے سلطنت کی حفاظت بہتر ہوئی۔

2.3 سرحدی علاقوں کی حفاظت

- ایران اور دیگر شمالی و مشرقی علاقوں میں فوجی چوکیوں کا قیام عمل میں آیا۔
- سرحدی علاقوں میں فوجی چھاؤنیوں اور قلعوں کے ذریعے دشمن کے حملوں کو ناکام بنایا گیا۔

www.studyvillas.com

3. اقتصادی اور مالی تبدیلیاں

3.1 ٹیکس اور محصول کا نظام

- امیر معاویہ نے ٹیکس وصولی کا نظام منظم کیا تاکہ ریاست کے مالی وسائل مستحکم رہیں۔
- محصول کی صحیح تقسیم اور جمع آوری کے لیے دفاتر قائم کیے گئے۔
- مالی استحکام کی بدولت فوج، تعمیرات اور دیگر اہم منصوبوں میں سرمایہ کاری ممکن ہوئی۔

3.2 زمین داری اور اجارہ داری

- زمین کی تقسیم اور اجارہ داری کے نظام کو بہتر بنایا گیا تاکہ کسانوں اور زمین داروں کے حقوق کا تحفظ ہو۔
- زرعی پیداوار کے حساب سے ٹیکس نظام بہتر بنایا گیا، جس سے اقتصادی ترقی میں مدد ملی۔

3.3 تجارتی سرگرمیوں کی ترقی

www.studyvillas.com

- شام اور دیگر صوبوں میں تجارتی راستوں کی حفاظت اور امن قائم رکھنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔
- تجارتی قافلے اور بازاروں میں نظم و ضبط کے لیے قوانین نافذ کیے گئے۔
- سمندری اور زمینی تجارت میں اضافہ ہوا، جس سے سلطنت کی معیشت مضبوط ہوئی۔

---

4. سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں

4.1 عدل و انصاف کا نظام

- معاویہ نے عدلیہ کو مضبوط کیا اور قاضیوں کی تعیناتی میں معیار مقرر کیا۔
- عوام کے شکایات سننے اور ان کا حل کرنے کے لیے حکومتی دفاتر قائم کیے گئے۔

4.2 عوامی خدمات

www.studyvillas.com

- شہر اور دیہات میں پانی، سڑکوں، پلوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی بہتری کی گئی۔
- صحت اور تعلیم کے شعبوں میں ابتدائی اقدامات کیے گئے تاکہ معاشرتی ترقی ممکن ہو۔

4.3 ثقافتی اتحاد اور مذہبی ہم آہنگی

- معاویہ نے اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا اور مساجد کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔
- مذہبی رہنماؤں اور علماء کی حمایت کی تاکہ عوام میں دین کی تعلیم اور اتحاد قائم رہے۔
- مختلف قبائل اور فرقوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے مصالحانہ رویہ اختیار کیا۔

---

5. معاشرتی استحکام اور اتحاد

www.studyvillas.com

- امیر معاویہ نے قبائل اور علاقوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے لیے **مصالحتی اقدامات** کیے۔
- مخالفین کے ساتھ نرم رویہ اور مصالحت سے اختلافات کم کیے گئے۔
- معاویہ کا دور **استحکام، نظم و ضبط اور معاشرتی اتحاد** کے لحاظ سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

---

6. خلاصہ تبدیلیاں اور اثرات

1. **سیاسی استحکام:** مرکزی حکومت مضبوط ہوئی، گورنروں کی کارکردگی منظم ہوئی، دمشق کو دارالحکومت بنایا گیا۔
2. **فوجی قوت:** فوجی تنظیم، سرحدی تحفظ اور بحری طاقت میں اضافہ ہوا۔
3. **معاشی ترقی:** ٹیکس نظام، زمین داری اور تجارتی نظام میں اصلاحات آئیں۔
4. **سماجی خدمات:** سڑک، پل، پانی اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کی گئی۔

www.studyvillas.com

5. **ثقافتی اور مذہبی اتحاد:** مساجد کی تعمیر، علماء کی حمایت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زور دیا گیا۔

نتیجہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی سلطنت میں وسیع پیمانے پر **سیاسی، فوجی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں** رونما ہوئیں۔ ان کے اقدامات سے حکومت میں استحکام، فوج کی مضبوطی، معیشت کی ترقی، عوامی سہولیات اور مذہبی اتحاد قائم ہوا۔ معاویہ کے دور کی یہ تبدیلیاں نہ صرف ان کے عہد میں بلکہ بعد کی اسلامی حکومتوں میں بھی رہنمائی کا ذریعہ بنیں، اور اسلامی سلطنت کی ترقی و استحکام میں تاریخی کردار ادا کیا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2: عمر بن عبد العزیز کی خالص اسلامی اصلاحات پر تفصیلی مضمون

تعارف

خلیفہ **عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ** اسلامی تاریخ میں اصلاحات اور عدل و انصاف کے لیے ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ *99ھ* تا *101ھ (718ء* تا *720ء)* تک خلافت میں رہے اور ان کی حکمرانی کو **خلافت راشدہ کی روح کے قریب ترین دور** کہا جاتا ہے۔ ان کا دور حکومت نہ صرف سیاسی اور معاشرتی اصلاحات کے حوالے سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے بلکہ اقتصادی، سماجی اور مذہبی شعبوں میں بھی ان کی اصلاحات کی بدولت عوام میں خوشحالی اور عدل قائم ہوا۔

www.studyvillas.com

عمر بن عبد العزیز نے اپنی اصلاحات کو **اسلامی اصولوں، قرآن و سنت، اور عدل و انصاف کی بنیاد پر** ترتیب دیا، جس سے نہ صرف عوام کی زندگی میں بہتری آئی بلکہ حکومت کی شفافیت، معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی قیادت بھی مضبوط ہوئی۔

---

1. عدل و انصاف کی اصلاحات

1.1 حکمرانوں اور گورنروں کی نگرانی

- عمر بن عبد العزیز نے مرکزی اور صوبائی حکام کی طاقت محدود کی تاکہ عوام پر ظلم و زیادتی نہ ہو۔
- گورنروں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی اختیارات کا استعمال عدل اور انصاف کے ساتھ کریں۔
- عوام کے حقوق کی پامالی پر فوری کارروائی کی جاتی تھی۔

1.2 قضا و عدالت میں اصلاحات

- دیانتدار اور اہل قاضیوں کی تعیناتی کی گئی تاکہ عدلیہ میں شفافیت قائم ہو۔

www.studyvillas.com

- عوامی شکایات کو اہمیت دی گئی اور حکومتی دفاتر میں عوامی مسائل حل کرنے کے لیے نظام قائم کیا گیا۔
- عدالت میں انصاف کے نفاذ کے لیے اسلامی اصولوں پر مکمل عمل درآمد کیا گیا۔

1.3 حکمرانی میں اخلاقی معیار

- حکمران خود عوام کے سامنے جوابدہ تھے اور ظلم یا زیادتی کی صورت میں جواب دینے پر مجبور تھے۔
- عوام کے ساتھ نرمی، انصاف اور شفافیت کے اصول نافذ کیے گئے، جس سے حکومتی اداروں پر عوام کا اعتماد بڑھا۔

---

2. مالی اور اقتصادی اصلاحات

2.1 محصول اور ٹیکس کا نظام

- محصول اور ٹیکس کی وصولی میں شفافیت قائم کی گئی تاکہ دولت کا غلط استعمال نہ ہو۔

www.studyvillas.com

- زکات اور خراج کو درست طریقے سے مستحقین تک پہنچایا گیا، تاکہ معاشرتی نابرابری کم ہو۔
- غیر شرعی محصولات اور اضافی ٹیکس ختم کیے گئے۔

2.2 خزانے کا شفاف انتظام

- خزانے کے استعمال میں شفافیت پیدا کی گئی تاکہ عوامی فلاح کے لیے پیسہ مختص ہو۔
- حکومتی اخراجات میں احتساب اور منصوبہ بندی کی گئی، جس سے مالی بحران اور بدعنوانی کا خاتمہ ہوا۔

2.3 تجارتی اور زرعی اصلاحات

- تجارتی راستوں اور بازاروں میں نظم قائم کیا گیا تاکہ تجارتی سرگرمیاں محفوظ رہیں۔
- زراعت کے شعبے میں زمین داروں اور کسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔
- زرعی پیداوار اور تجارتی محصولات کے مطابق ٹیکس کی شرح مقرر کی گئی، جس سے معاشی استحکام آیا۔

www.studyvillas.com

3. سماجی اصلاحات

3.1 عوامی فلاح و بہبود

- پانی، سڑکیں، پل اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی گئی۔
- یتیم، مسکین اور غریب کے لیے امدادی پروگرامز قائم کیے گئے۔
- عوام کی زندگی کی معیار بہتر کرنے کے لیے معاشرتی خدمات میں اضافہ کیا گیا۔

3.2 سماجی عدل و مساوات

- امیر و وزیر سب کے لیے قانون برابر تھا، اور کسی بھی طبقے کو خصوصی رعایت حاصل نہیں تھی۔
- قبائل اور مقامی علاقوں میں امن قائم رکھنے کے لیے مصالحانہ اور حکمت عملی سے کام لیا گیا۔
- عوام کی شکایات سننے کے لیے دفاتر اور مقامی نمائندے مقرر کیے گئے۔

www.studyvillas.com

4. مذہبی اور تعلیمی اصلاحات

4.1 اسلامی تعلیمات کی ترویج

- قرآن و سنت کی تعلیم کو فروغ دیا گیا اور عوام کو دینی اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی۔
- علماء کرام کی معاونت کی گئی تاکہ معاشرہ دین کے مطابق رہ سکے۔

4.2 بدعت کا خاتمہ

- غیر شرعی رسوم اور بدعات کی مخالفت کی گئی۔
- عوام کو سادہ اور خالص اسلامی طریقہ زندگی اپنانے کی ترغیب دی گئی۔

4.3 دینی شعور کی افزائش

- خطبہ جمعہ اور درس و تدریس کے ذریعے عوام میں دینی شعور بیدار کیا گیا۔
- مذہبی رہنماؤں کو اختیار دیا گیا کہ وہ عوام کی رہنمائی کریں اور اخلاقی تربیت فراہم کریں۔

www.studyvillas.com

5. حکومتی اور انتظامی اصلاحات

5.1 گورنری اور مقامی انتظامیہ

- صوبوں میں گورنروں کی تعیناتی میں معیار سخت کیا گیا تاکہ اہل اور دیانتدار لوگ ذمہ دار ہوں۔
- مرکزی حکومت اور مقامی انتظامیہ کے درمیان بہتر تعلق قائم کیا گیا۔
- حکومتی اداروں میں شفافیت اور کارکردگی پر زور دیا گیا۔

5.2 قانون سازی اور نفاذ

- نئے قوانین اسلامی شریعت کے مطابق نافذ کیے گئے۔
- موجودہ قوانین میں اصلاحات کی گئیں تاکہ عوامی حقوق کی حفاظت یقینی ہو۔
- بدعنوان حکام کے خلاف کارروائی کی گئی تاکہ عدل و انصاف قائم رہے۔

---

6. اخلاقی قیادت اور عوامی اعتماد

www.studyvillas.com

- عمر بن عبد العزیز کی حکومت میں **اخلاقی معیار** حکومت کی بنیاد تھا۔
- حکمران عوام کے سامنے جوابدہ تھے اور بدعنوانی پر سختی سے پابندی تھی۔
- عوام میں حکومتی اداروں اور خلافت کے لیے اعتماد قائم ہوا۔
- ان کی قیادت میں اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہر سطح پر لازمی سمجھا گیا۔

---

7. اثرات اور تاریخی اہمیت

1. خلافت راشدہ کے اصولوں کے قریب ترین دور حکومت قائم ہوا۔
2. عدل و انصاف، مالی شفافیت اور سماجی فلاح کے لیے اقدامات کیے گئے۔
3. عوام میں حکومتی اداروں پر اعتماد اور تعاون بڑھا۔
4. اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اصولوں کی عملی تطبیق ممکن ہوئی۔
5. بعد کی حکومتوں کے لیے اصلاحات کی مثال قائم ہوئی۔

---

www.studyvillas.com

نتیجہ

خلیفہ **عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ** کی اصلاحات مکمل طور پر **خالص اسلامی اصولوں** پر مبنی تھیں۔ انہوں نے نہ صرف عدل و انصاف اور مالی شفافیت قائم کی بلکہ سماجی فلاح، دینی تعلیمات کی ترویج، اخلاقی قیادت اور حکومتی شفافیت بھی مضبوط کی۔ ان کی اصلاحات اسلامی حکومت کے لیے ایک روشن مثال ہیں، جس نے عوام کی زندگی میں بہتری، معاشرتی ہم آہنگی اور اسلامی اصولوں کی عملی تطبیق کو یقینی بنایا۔ ان کی اصلاحات کا اثر نہ صرف ان کے دور میں محسوس ہوا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی رہنمائی کا ذریعہ بنا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3: اموی عہد کی ادبی خدمات پر تفصیلی اور جامع مضمون

تعارف

اسلامی تاریخ میں **اموی خلافت *(661ء تا 750ء)*** کا دور ادبی، ثقافتی اور علمی لحاظ سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ اموی دور میں اسلامی سلطنت نے نہ صرف سیاسی اور عسکری ترقی حاصل کی بلکہ **ادبی اور ثقافتی خدمات** کے ذریعے عربی زبان و ادب کو فروغ دیا۔ یہ دور اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں **عربی ادب کی تدوین، شاعری، نثر، خطابت، تاریخی نگاری، دینی علوم اور علمی سرپرستی** کو منظم انداز میں فروغ دیا گیا۔ اموی حکمرانوں نے شعرا، نثر نویسوں اور علماء کو درباروں میں موقع دیا اور ادب و علم کے شعبوں میں پیشرفت کے لیے خصوصی توجہ دی۔

اموی عہد میں ادبی ترقی کا مقصد نہ صرف فنون لطیفہ کی ترویج تھا بلکہ **معاشرتی شعور، دینی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور سیاسی اتحاد** کو بھی فروغ

www.studyvillas.com

دینا تھا۔ اس مضمون میں اموی دور کی ادبی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

---

1. شاعری کی ترقی اور خدمات

1.1 قبل از اسلام کی شاعری کی حفاظت

- اموی حکمرانوں نے عربی شاعری کو زندہ رکھنے کے لیے اقدامات کیے۔
- شاعر قبائل کی تاریخ، فخر اور روایات کو شاعری کے ذریعے بیان کرتے تھے، جس سے **عربی ثقافت کی حفاظت** ممکن ہوئی۔
- شاعر اپنی تخلیقات کے ذریعے معاشرتی اور سیاسی واقعات کو محفوظ کرتے اور آنے والی نسلوں کے لیے یادگار چھوڑتے تھے۔

1.2 شاعری کی اصناف اور موضوعات

1. سیاسی اور حکومتی شاعری:

www.studyvillas.com

- حکمران اپنی اقتدار، فتح و کامیابی، اور جنگی کارناموں کو شاعروں کے ذریعے عام کرتے۔
- فرزدق، جمیل بن زیاد، اور کعب بن زہیر جیسے شعرا نے حکومتی اور قبائلی مسائل پر بہترین شاعری کی۔
- یہ شاعری عربی زبان کی بلاغت اور اسلوب کو مضبوط کرتی تھی۔

2. رومانوی اور عشقیہ شاعری:

- اموی دور میں عشق، محبت اور جذبات کی شاعری بھی فروغ پائی۔
- یہ شاعری معاشرتی زندگی کی مختلف جہتوں اور انسانی جذبات کی عکاسی کرتی تھی۔

3. اخلاقی اور نصیحت آموز شاعری:

- شعراء نے اخلاقیات، عدل، دیانت اور معاشرتی اصولوں پر شعری کام کیا۔
- یہ شاعری عوام کو دینی اور اخلاقی اصولوں کی طرف رہنمائی فراہم کرتی تھی۔

1.3 شاعری کے اثرات

www.studyvillas.com

- شاعری نے عربی زبان کی مہارت، الفاظ کی درستگی اور بلاغت کو فروغ دیا۔
- معاشرتی اور سیاسی شعور میں اضافہ ہوا۔
- تاریخی اور ثقافتی یادداشت محفوظ ہوئی۔

---

2. نثر، خطابت اور درباری ادب

2.1 نثر اور خطابت کی اہمیت

- اموی حکمران عوام سے **خطاب اور تقریر کے ذریعے رابطہ** قائم کرتے تھے۔
- خطابت کو سیاسی، مذہبی اور سماجی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔
- درباروں میں نثر نویس اور مقررین اہم کردار ادا کرتے، اور حکومت کی پالیسیوں کی وضاحت کرتے۔

2.2 نثر کی اقسام

1. سیاسی اور سرکاری نثر:

www.studyvillas.com

- خطابات، فرمان، اور سرکاری دستاویزات میں نثر استعمال ہوتی تھی۔
- اس نثر میں عربی زبان کی بلاغت اور واضح اظہار کی اہمیت تھی۔

2. علمی اور دینی نثر:

- قرآن، حدیث، فقہ اور اخلاقی موضوعات پر علمی نثر لکھی گئی۔
- علماء نے دینی نصوص کی وضاحت اور تفسیر کے لیے نثری اور تحقیقی کام کیا۔

3. تاریخی نثر:

- اموی دور میں تاریخ نویسی نے اہم مقام حاصل کیا۔
- خاندانِ اموی، جنگوں، سیاسی واقعات اور قبائل کی تاریخ نثری شکل میں محفوظ کی گئی۔

2.3 دربار اور محفل کی اہمیت

- شاعروں، نثر نویسوں اور علماء کے لیے دربار میں محافل منعقد کی گئیں۔
- محافل کے ذریعے ادب کی معیار بندی، نئے موضوعات کی تخلیق، اور عربی زبان کی ترقی ممکن ہوئی۔

www.studyvillas.com

- حکومتی حمایت کی بدولت ادبی خدمات کا فروغ تیز ہوا۔

---

3. اسلامی علوم اور علمی خدمات

3.1 دینی تعلیمات کی ترویج

- قرآن کی تعلیم، تفسیر اور حدیث کی جمع آوری پر زور دیا گیا۔
- علماء کو دربار اور حکومتی سرپرستی میں اہم مقام دیا گیا تاکہ دینی علوم کی حفاظت اور ترویج ممکن ہو۔

3.2 فقہ و شریعت کی تعلیم

- فقہ، شریعت اور اسلامی قوانین کی ترویج کے لیے علمی ادارے اور مکاتب قائم کیے گئے۔
- نثر اور شاعری میں اسلامی اصولوں اور اخلاقیات کو اجاگر کیا گیا تاکہ عوام میں شعور پیدا ہو۔

3.3 علمی کتابت اور تدوین

- اموی دور میں کتابت اور علمی دستاویزات کی تیاری میں اضافہ ہوا۔

www.studyvillas.com

- فقہی اور دینی متون کی تدوین نے مستقبل کے اسلامی اسکالرز کے لیے رہنمائی فراہم کی۔

---

4. ادبی سرپرستی اور حکومت کی حمایت

- اموی حکمران شاعروں، نثر نویسوں اور علماء کی سرپرستی کرتے۔
- دربار میں ادبی محافل اور جشن کے مواقع پر ادب کی ترویج کی جاتی۔
- یہ سرپرستی ادب کی ترقی، تخلیقی مہارت اور معاشرتی شعور میں اضافہ کا سبب بنی۔

---

5. اموی دور کی ادبی خدمات کے اثرات

1. **عربی زبان کی بلاغت اور معیار:**
   - عربی زبان کے الفاظ، تراکیب اور بیانیہ کو مضبوط بنایا گیا۔
2. **ثقافتی اتحاد اور قبائلی ہم آہنگی:**

www.studyvillas.com

- ادب کے ذریعے مختلف قبائل اور علاقوں میں ثقافتی اور سماجی اتحاد قائم ہوا۔

3. تاریخی آگہی:

- نثر اور شاعری کے ذریعے سیاسی، جنگی اور معاشرتی واقعات محفوظ ہوئے۔

4. علم و ادب کی ترقی:

- علمی نثر، شعر، تاریخ اور فقہ میں اضافہ ہوا۔

5. اسلامی تعلیمات کی ترویج:

- ادب اور نثر کے ذریعے عوام میں اخلاقیات اور دینی شعور کی بیداری ہوئی۔

---

6. نتیجہ

اموی عہد کی ادبی خدمات نے اسلامی ثقافت، ادب، زبان اور علوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں **شاعری، نثر، خطابت، تاریخی نگاری، دینی علوم**

www.studyvillas.com

اور علمی سرپرستی نے عربی ادب کو عالمی سطح پر مضبوط بنیاد فراہم کی۔ اموی حکمرانوں کی سرپرستی اور درباروں میں ادبی محافل نے عربی زبان، ادب اور اسلامی علوم کو فروغ دیا، جس کے اثرات نہ صرف اموی دور تک محدود رہے بلکہ آنے والی اسلامی حکومتوں اور علمی روایات کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے۔ اس عہد کی ادبی خدمات نے عربی زبان، ثقافت اور اسلامی تعلیمات کو تاریخی استحکام اور ترقی دی، اور عربی ادب کے سنہرے دور کی بنیاد رکھی۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر *4*: عشر سے کیا مراد ہے؟ نیز عشور کس چیز پر وصول کی جاتی ہے؟ تفصیل سے تحریر

تعارف

اسلام میں **مالی عبادات اور فلاحی نظام** کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف شرعی واجبات وضع کیے گئے ہیں، جن میں **زکات اور عشر** اہم ہیں۔ عشر ایک ایسا مالی حق ہے جو دولت مند مسلمان سے مخصوص اصولوں کے تحت وصول کیا جاتا ہے تاکہ معاشرت میں **عدل و انصاف، غرباء کی مدد، اور اقتصادی توازن** قائم رہے۔ قرآن و حدیث میں عشر اور زکات کے ذکر سے یہ بات واضح ہے کہ یہ نہ صرف مالی عبادت ہے بلکہ **سماجی ذمہ داری اور فقیر و مسکین کی کفالت کا ذریعہ** بھی ہے۔

---

1. عشر کی تعریف

عشر لفظی طور پر عربی زبان سے لیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے "**دسواں حصہ**"۔ شرعی اصطلاح میں عشر کی تعریف یہ ہے:

"مال کے وہ حصے کا ایک معین حصہ جو مالک کو فقرا، مساکین، حکومت یا مخصوص شرعی مقاصد کے لیے دینا واجب ہے۔"

www.studyvillas.com

- عام طور پر عشر کی شرح **ایک عشر یعنی دس فیصد** ہوتی ہے، لیکن یہ مال کی نوعیت اور حالات پر بھی منحصر ہو سکتی ہے۔
- عشر کی ادائیگی کا مقصد مالی وسائل کو **معاشرت میں منصفانہ طور پر تقسیم کرنا** ہے۔

---

2. عشر کی شرعی بنیاد

2.1 قرآن میں عشر کی ہدایت

- قرآن مجید میں عشر کے متعلق واضح ارشادات موجود ہیں، جیسے:

  "وآتوا حقّه يوم حصاده"

  یعنی "اس کا حق ادا کرو جب اس کا حاصل ہو"۔

- اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زرعی پیداوار اور مال کے دیگر حصوں پر عشر واجب ہے۔

2.2 حدیث میں عشر کی وضاحت

- نبی ﷺ نے عشر کی ادائیگی اور اس کے اصولوں پر روشنی ڈالی ہے۔

www.studyvillas.com

- حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عشر دینے سے مال میں برکت آتی ہے اور معاشرت میں غرباء و مساکین کی مدد ممکن ہوتی ہے۔

---

3. عشر کس چیز پر واجب ہے؟

عشر مختلف قسم کی املاک اور پیداوار پر واجب کیا جاتا ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

3.1 زرعی پیداوار پر عشر

- زمین سے حاصل ہونے والی فصل پر عشر واجب ہے۔
- عام طور پر دس فیصد حصہ فصل کا محقق کیا جاتا ہے۔
- اگر فصل پانی یا دیگر قدرتی وسائل سے خود بہ خود پیدا ہو تو بھی عشر دینا لازم ہے۔
- فقہاء کے نزدیک زیتون، انگور، گندم، جو، خرما اور دیگر اہم فصلوں پر عشر واجب ہے۔

3.2 مال و زر پر عشر

www.studyvillas.com

- تجارتی مال پر عشر واجب ہے جب مال میں نفع پیدا ہو۔
- خرید و فروخت اور تجارت سے حاصل ہونے والے منافع کے دس فیصد عشر دینا شرعی طور پر مستحب یا واجب قرار دیا گیا ہے۔

3.3 جانوروں پر عشر

- بعض فقہاء کے نزدیک چارپائی جانوروں پر عشر واجب ہوتا ہے، خاص طور پر اونٹ، گائے اور بھیڑ جو تجارت یا پیداوار کے لیے ہیں۔
- جانوروں کی نسل، پیدائش اور مال کی افزائش کے حساب سے عشر دیا جاتا ہے۔

3.4 خزانہ یا دولت پر عشر

- خزانہ یا دولت جو زمین یا کاروبار سے حاصل ہوتی ہے، اس پر بھی عشر واجب ہے۔
- دولت کے محفوظ اور جمع شدہ حصے سے دسواں حصہ فقرا و مساکین کے لیے مختص کیا جاتا ہے۔

www.studyvillas.com

4. عشر کی ادائیگی کے مقاصد

4.1 سماجی اور اقتصادی توازن

- عشر غرباء اور مساکین کے حق میں مالی وسائل فراہم کرتا ہے۔
- مالدار اور غریب کے درمیان معاشرتی توازن قائم ہوتا ہے۔
- سماجی عدل اور مساوات میں اضافہ ہوتا ہے۔

4.2 اسلامی عبادت اور روحانی اثرات

- عشر دینے سے مالی عبادت مکمل ہوتی ہے اور دل میں **اللہ کی رضا کی تلاش اور روحانی سکون** پیدا ہوتا ہے۔
- دولت کی صحیح تقسیم سے غرور اور لالچ میں کمی آتی ہے۔

4.3 حکومتی اور انتظامی کردار

- عشر کے ذریعے حکومت کے مالی وسائل بڑھتے ہیں تاکہ عوام کی فلاح و بہبود اور اہم منصوبوں میں سرمایہ کاری ممکن ہو۔
- معاشرت میں قانون اور نظم قائم رکھنے کے لیے عشر کا نظام مددگار ثابت ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

5. عشر کے قواعد اور شرائط

1. **اہلیت:** عشر صرف بالغ، عاقل اور مالدار شخص پر واجب ہے۔
2. **مال کی نوعیت:** زرعی پیداوار، مال، خزانہ، جانور اور تجارتی منافع پر عشر دینا لازم ہے۔
3. **شرعی حصص:** عشر کی رقم ہمیشہ دس فیصد مقرر کی جاتی ہے، مگر فقہاء کی رائے کے مطابق کچھ حالات میں اس میں فرق بھی ہو سکتا ہے۔
4. **وقت:** زرعی پیداوار کے وقت یا مال کے حصول پر عشر ادا کرنا واجب ہے۔
5. **ادائیگی کے مقاصد:** عشر فقرا، مساکین، معاشرتی فلاح، اور اسلامی منصوبوں کے لیے استعمال ہونا چاہیے۔

---

6. عشر اور زکات میں فرق

www.studyvillas.com

- **عشر:** مخصوص مال، پیداوار یا دولت پر واجب ہوتا ہے اور زیادہ تر اقتصادی سرگرمی کے لیے مختص ہے۔
- **زکات:** اسلامی عبادت اور مالی عبادت کی شکل ہے، جو مال، جانور، نقدی اور زرعی پیداوار پر شرعی حد کے مطابق واجب ہے۔
- عشر اور زکات دونوں معاشرتی انصاف، غرباء کی مدد اور مالی وسائل کی تقسیم میں مددگار ہیں، مگر زکات زیادہ مخصوص اصولوں اور نرخوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

---

7. تاریخی اور عملی اہمیت

- عصر حاضر میں بھی عشر کے اصول اسلامی معاشرت میں فلاحی نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔
- غرباء، یتیم، مساکین اور معاشرتی منصوبوں کے لیے مالی وسائل کا انتظام عشر کے ذریعے ممکن ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

- عشر کے نظام نے معاشرت میں **اقتصادی توازن، عدل و انصاف اور روحانی تربیت** کا ایک جامع نظام قائم کیا۔

نتیجہ

عشر ایک اہم **شرعی مالی عبادت** ہے جو مالدار مسلمانوں پر واجب ہے تاکہ **معاشرتی انصاف، غرباء کی کفالت اور مالی توازن** قائم ہو۔ عشر زرعی پیداوار، مال، خزانہ اور تجارتی نفع پر وصول کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد صرف مالی فلاح نہیں بلکہ **اسلامی معاشرت میں اخلاقی، روحانی اور سماجی توازن** قائم کرنا بھی ہے۔ عشر دینے سے نہ صرف **اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے بلکہ معاشرت میں عدل و انصاف اور فلاح بھی ممکن ہوتی ہے**۔ یہ نظام اسلامی معاشرت میں ایک مضبوط فلاحی ستون کے طور پر موجود ہے جو معاشرتی مساوات اور اقتصادی استحکام کے لیے لازمی ہے۔

سوال نمبر 5: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تحریک پر جامع نوٹ

---

www.studyvillas.com

تعارف

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند، اسلامی تاریخ کے عظیم شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کی تحریک کا بنیادی مقصد **اسلام کی حقیقی روح، عدل و انصاف، حق و باطل کی تمیز اور ظلم و جبر کے خلاف قیام** تھا۔ حضرت امام حسین کی تحریک نہ صرف سیاسی اور مذہبی لحاظ سے اہم ہے بلکہ یہ ایک **اخلاقی، سماجی اور تاریخی سبق** بھی فراہم کرتی ہے جو آج بھی عالم اسلام کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

---

1. تحریک کے پس منظر

1.1 سیاسی حالات

- امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس وقت خلافت کے تاج و تخت کی صورت میں موجود **اموی حکمران یزید بن معاویہ** کی حکومت میں ظلم و ناانصافی دیکھی۔

www.studyvillas.com

- یزید کی حکومت غیر اسلامی اور جابرانہ اقدامات پر مبنی تھی، جس میں شرعی حدود کی خلاف ورزی اور عوام کے حقوق کی پامالی شامل تھی۔

1.2 مذہبی اور اخلاقی عوامل

- اسلامی اصولوں اور شریعت کی پاسداری کے لیے قیام ضروری تھا۔
- عوام کو صحیح اسلامی تعلیمات اور اصولوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرنا امام حسین کی اولین ترجیح تھی۔
- ظلم، فریب اور بدعت کے خلاف قیام امام حسین کی تحریک کا بنیادی مقصد تھا۔

---

2. امام حسین کی دعوت و اقدامات

2.1 دعوت عوام تک پہنچانا

- امام حسین نے عوام کو یزید کی حکومت کے غیر اسلامی اقدامات سے آگاہ کیا۔

www.studyvillas.com

- خطابات، مکاتبات اور ذاتی ملاقاتوں کے ذریعے لوگوں کو حق و باطل کی تمیز کرنے کی ہدایت دی۔
- آپ کی دعوت میں **اسلامی اصول، عدل و انصاف، اور اخلاقیات کی تعلیم** شامل تھی۔

2.2 قیام کے اصول

- امام حسین نے **ظلم کے خلاف پرامن اور اصولی قیام** کا عہد کیا۔
- آپ نے بیعت نہ کرنے اور یزید کی حمایت سے انکار کیا کیونکہ یہ خلافت اور اسلامی اصولوں کے خلاف تھا۔
- یہ قیام صرف سیاسی اقتدار کے لیے نہیں بلکہ حق کی نصرت اور عوام کی رہنمائی کے لیے تھا۔

---

3. کربلا کا واقعہ اور قربانی

3.1 یزید کی دعوت اور امام حسین کا ردعمل

www.studyvillas.com

- یزید نے امام حسین سے بیعت طلب کی تاکہ اپنی حکومت کو شرعی مشروعیت دی جا سکے۔
- امام حسین نے واضح کیا کہ بیعت **ناجائز، غیر اسلامی اور ظلم پر مبنی حکومت** کے لیے ممکن نہیں۔
- یہ موقف امام حسین کی اصول پسندی اور اسلامی اصولوں کے لیے قربانی کی علامت ہے۔

3.2 کربلا کا محاصرہ

- امام حسین اور ان کے قافلے کو کربلا میں محاصرہ کیا گیا۔
- پانی اور خوراک کی کمی، شدید گرمی اور دشمن کی طاقت کے باوجود امام حسین اور ان کے ساتھیوں نے حق کے لیے ثابت قدمی دکھائی۔

3.3 قربانی اور شہادت

- حضرت امام حسین، ان کے اہل خانہ اور صحابہ نے اپنے جان و مال کی قربانی دی تاکہ ظلم کے خلاف قیام باقی رہے۔
- *10* محرم *61*ھ کو کربلا میں امام حسین اور ان کے *72* ساتھیوں کی شہادت ہوئی۔

www.studyvillas.com

- یہ قربانی آج بھی **اسلامی تاریخ اور روحانی تحریک** کی علامت ہے۔

---

4. تحریک کے مقاصد اور اثرات

4.1 دینی و اخلاقی اثرات

- امام حسین کی تحریک نے **اسلام کی حقیقی روح** کو زندہ رکھا۔
- ظلم، جبر اور فساد کے خلاف قیام کی مثال قائم کی۔
- اسلامی اصولوں، عدل و انصاف اور اخلاقیات کی پاسداری کی اہمیت اجاگر کی۔

4.2 سماجی اور سیاسی اثرات

- عوام میں **حق و باطل کی تمیز** اور حکمرانوں کے اعمال پر تنقید کرنے کی سوچ پیدا ہوئی۔
- ظلم و ستم کے خلاف قیام اور عوامی بیداری کے لیے تحریک کی راہ ہموار کی۔

www.studyvillas.com

- بعد کی اسلامی حکومتوں اور عوامی تحریکوں کے لیے ایک روشن مثال قائم کی۔

4.3 روحانی اور عالمی اثرات

- امام حسین کی قربانی نے عالم اسلام میں **روحانی شعور، صبر، اور استقامت** کی تعلیم دی۔
- عاشورا کا دن آج بھی مسلمانوں کے لیے یادگار اور سبق آموز ہے۔
- دنیا بھر میں ظلم و جبر کے خلاف تحریک کی علامت کے طور پر امام حسین کا نام یاد کیا جاتا ہے۔

---

5. تحریک کی اہم خصوصیات

1. **اصولی قیام:** حق اور عدل کے لیے بغیر خوف کے قیام۔
2. **پرامن موقف:** امام حسین نے قیام کو پرامن اور اصولی رکھا، بغیر ناجائز خونریزی کے۔

www.studyvillas.com

3. **قربانی اور شہادت:** جان و مال کی قربانی کے ذریعے ظلم کے خلاف جدوجہد۔

4. **عوامی بیداری:** عوام کو حق و باطل کی پہچان اور اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب۔

5. **اسلامی اخلاقیات:** صبر، استقامت، انصاف اور شجاعت کی عملی تعلیم۔

---

6. تاریخی اہمیت

- امام حسین کی تحریک نے اسلامی تاریخ میں **حق کے لیے قیام اور ظلم کے خلاف استقامت** کی مثال قائم کی۔
- کربلا کے واقعے نے اسلامی معاشرت میں **اخلاقی اور روحانی اقدار** کو مضبوط کیا۔
- بعد کی نسلوں میں سیاسی اور سماجی انصاف کے لیے امام حسین کی قربانی ایک **مشعل راہ** کے طور پر موجود ہے۔

www.studyvillas.com

- دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں کی بیداری اور ظلم کے خلاف جدوجہد میں یہ تحریک مشعل راہ بنی۔

نتیجہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تحریک نہ صرف سیاسی اور دینی اہمیت کی حامل ہے بلکہ یہ **اخلاقی، سماجی اور روحانی قیادت** کی بھی علامت ہے۔ امام حسین کی قربانی، اصول پسندی اور ظلم کے خلاف قیام آج بھی عالم اسلام کے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کی تحریک نے **حق و باطل، عدل و انصاف، اور اسلامی اصولوں کی عملی پاسداری** کی ایک روشن مثال قائم کی، جس کا اثر آج بھی مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی زندگی میں محسوس کیا جاتا ہے۔

www.studyvillas.com